14522 - عورت كے ليے نماز جنازہ پڑھنے كا حكم

سوال

ہم دیکھتے ہيں كہ عورت نماز جنازہ ميں شريك نہيں ہوتى، سوال يہ پيدا ہوتا ہے كہ كيا يہ شرعى طور پر ممنوع ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نماز جنازہ مرد اور عورت دونوں كے ليے مشروع ہے، اس كى دليل نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جو شخص جنازہ ميں نماز جنازہ ادا كرنے تك شريك ہوا اسے ايك قيراط، اور جو شخص اس كے دفن تك جنازے كے ساتھ رہا اسے دو قيراط اجر حاصل ہوتا ہے، صحابہ كرام نے عرض كيا گيا:

اے اللہ تعالى كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم دو قيراط كيا ہيں؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" دو عظيم پہاڑوں كى طرح" يعنى اجر وثواب سے

صحيح بخارى و صحيح مسلم.

ليكن عورتيں جنازہ كے ساتھ قبرستان نہيں جا سكتيں كيونكہ انہيں ايسا كرنے سے منع كيا گيا ہے، اس كى دليل صحيحين كى مندرجہ ذيل حديث ہے:

ام عطية رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ:

" ہميں جنازہ كے ساتھ جانے سے منع كر ديا گيا ليكن يہ عزيمت نہ تھى"

صحيح مسلم شريف.

ليكن نماز جنازہ سے عورت كو منع نہيں كيا گيا چاہے نماز جنازہ مسجد ميں ادا كيا جائے يا گھر ميں يا عيد گاہ ميں، اور عورتيں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے ساتھ مسجد نبوى ميں نماز جنازہ ادا كيا كرتى تھيں، اور ان كے بعد بھى

ادا کرتی رہیں.

لیکن قبروں کی زیارت مردوں کے ساتھ خاص ہے، جس طرح جنازہ کے ساتھ قبرستان جانا مردوں کے ساتھ خاص ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے.

اور اس ممانعت میں حکمت ۔ واللہ اعلم ۔ یہ ہے کہ: ان کے جنازہ کے ساتھ قبرستان جانے میں وہ خود بھی اور دوسروں کو بھی فتنہ میں پڑنے کا خدشہ ہے، اور اس لیے بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" میں نے اپنے بعد مردوں کےلیے عورتوں سے زیادہ نقصان دینےوالا کوئی اور فتنہ نہیں چھوڑا "

صحیح بخاری و صحیح مسلم.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.